اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخیاں

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی

مولانا قاری رضائے المصطفٰے

اعلان

اِس کتاب سے جس مترجم کا ترجمہ بادب اور صحیح معلوم دے قارئین اُس کے مترجمِ قرآن سے اپنے ترجمۂ قرآن (خواہ اُردو، انگریزی، سندھی، گجراتی میں ہی ہو) و مجموعۂ وظائف تاج کمپنی وغیرہ کا درست فرما سکتے ہیں۔

مِن جانب :- جماعتِ اہلِ سنّت سکھر

ملنے کا پتہ :- مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ——— نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ہر طرح کی تعریف اُس ذاتِ کریم کی جس نے ہمیں ایسا رؤف و رحیم رسُول عطا فرمایا کہ جس کو ساری ساری شب ہماری مغفرت کا سامان کرنا **مطلوب**، اور ہمیں ہر آن آرام و راحت میں دیکھنا **محبُوب**۔ پھر کروڑوں درُود و سلام ہوں اُس رحمۃ للعٰلمین پر کہ جس نے اپنے کرم سے ہمیں قیامت تک کے فتنوں سے بار بار آگاہ کیا۔ کبھی حضرت عُثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیتُ اللہ شریف کی چابیاں لینے دینے کے دوران فرمایا کہ یہ چابیاں تیری اولاد میں تب تک رہیں گی کہ جب تک ایک ظالم جابر حاکم اپنے ظلم کے سبب تیری اولاد سے نہ چھین لے۔ تو کبھی یمن و شام کے لِئے دُعا فرما کر، اور نجد کے لِئے باوجُود صحابہ کے اصرار پر دُعا نہ فرما کر ہمیں نجدیوں کے فتنوں سے آگاہ فرمایا، اور فرمایا کہ نجد سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔ اور فتنہ انگیز نجدیوں کی علامت یہ بیان کی کہ وُہ کفّار کو چھوڑیں گے، اور مُسلمانوں کو قتل کریں گے۔ حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم کے اِرشادات کے عین مُطابق عرب پر نجدیوں کے قبضے کے بعد لاکھوں عوام و عُلماء اہلِ سُنّت کو قتل (شہید) کرنا، اور نہرو کو دعوت دے کر بُلانا، پھر امن کا پیغمبر و رسُول السّلام کا لقب دینا، یہودی بنکوں میں سنکھوں روپیہ جمع کر کے مُسلمانوں کے دُشمن یہودیوں کی مدد کرنا حضُورِ انور کے اِرشادات کی تصدیق کرتا ہے۔

انتقام

حضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اِن خُداداد پیش گوئیوں کے اِنتقام میں نجدیوں نے حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم کے صاحبزادوں، صاحبزادیوں، ازواجِ مطہّرات جن پر ہمارے ماں باپ قُربان اور تمام جلیل القدر صحابہ کے مزارات کو مسمار کیا۔[2] اور اُنہیں نجدیوں نے تاج کمپنی سے حضُور علیہ السّلام کے ننانوے (۹۹) اسماء، قرآن شریف کے آخر میں شائع ہونے بند کرائے۔ اور اَب حال ہی میں گُستاخِ رسُول وہابیوں نے امامِ اہلِ سُنّت کے ترجمۂ قرآن پر پابندی لگا کر کہ جہاں ملے اُسے پھاڑ دو یا جلا دو کا حُکم صادر کر کے اپنی آتشِ حسد سرد کرنے اور مُسلمانوں کے دِلوں میں آگ بھڑکانے کی کوشش کی۔ اور جو اِن گستاخوں کے دِلوں میں ہے وُہ اس سے بھی کہیں زیادہ جن نجدیوں کو مسجدِ نبوی سے متّصل حضُورِ انور کا روضہ گوارا نہ ہو، اور آئے دِن اُس کو منتقل کرنے کے منصُوبے بناتے ہوں پھر اہلِ سُنّت کا ترجمہ اُن کی آنکھوں میں کیوں نہ خار کی طرح کھٹکے۔ اُن کو وُہی عُلماء پسند ہیں جو بُتوں کی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کریں۔ اور وُہی تراجم اُن کو پسند ہیں جن میں خیانت کر کے حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت مجرُوح کی گئی ہو۔

قارئین فیصلہ کریں

اگلے صفحات میں آپ اسی طرح[3] کے تراجم قرآن اور اعلیٰ حضرت مولٰنا احمد رضا خاں کے چند آیات کے ترجمہ کا مختصر تقابلی مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں کہ کس کا ترجمہ ناقص اور کس کا درُست ہے۔ وَمَا عَلَیۡنَآ اِلَّا الۡبَلٰغُ۔

---

[1] ہند کے نجدیوں کا بھی یہی حال رہا، انگریز سے مُخبری کر کے ۱۸۵۷ء میں لاکھوں مُسلمانوں کو پھانسی دِلوائی ۱۹۴۷ء میں ہندوؤں کا ساتھ دیا، مسلمانوں سے غدّاری کی۔ اور یہی حال ان نجدیوں کا افغانستان میں ہے۔

[2] تمام دُنیائے اسلام کے احتجاج پر کسی کسی قبر کا نشان بنا دیا۔ باقی قبُور کو سڑکوں وغیرہ میں تبدیل کیا (پاکستان میں دیوبندی بھی ایسا ہی چاہتے ہیں)

[3] مسٹر مودُودی اور شیخ محمد جالندھری کے ترجمے سے اجتناب اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ خاص اُنہیں کے ترجمے کے تقابل پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی تھی۔ انگریزی اور سندھی تراجم چونکہ اُردُو سے ٹرانسلیشن ہُوتے ہیں لہٰذا اگر کہیں ناقص ہونے سے رہ گئے تھے تو وُہ ٹرانسلیشن کرنے یا شائع کرنے والوں نے کسر پُوری کی۔ تراجم کے تقابلی مطالعہ میں تاج کمپنی وغیرہ کے آخری ایڈیشنوں سے مدد لی ہے۔ اگر کہیں اس کوشش میں ہم سے کوتاہی ہُوئی ہو تو قارئین مطلع فرمائیں۔

مولٰنا مفتی محمد حسین قادری رُکن مجلسِ شُوریٰ
و شیخ الحدیث دارالعلوم غوثیہ سکھر

اعلیٰ حضرتؒ کے ترجمۂ قرآنِ حکیم

اور دیگر

اُردو تراجمِ قرآن کا تقابلی مُطالِعہ

سیرتِ سَرورِ کونین سمجھنے کے لِئے تم کو قُرآنِ مقدّس کو سمجھنا ہوگا

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ ملّت اعلیٰ حضرت شاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرۂ نسب اِس طرح ہے۔ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں بن مولانا محمد نقی علی خاں ابن مولانا رضا علی خاں۔
۱۳۴۰ھ

آپ کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے محلہ جسولی میں ۱۰ شوّال المکرّم ۱۲۷۲ھ مُطابق ۱۴ جُون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ بوقت ظُہر ہُوئی۔ آپ کا تاریخی نام المختار ہے۔ آپ نے اپنا سنِ ولادت اِس آیتِ کریمہ سے نکالا۔

اولٰئك كتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منه۔ پ ۲۸ سُورہ مجادلہ، آیت ۲۲

"یہ وُہ لوگ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ تعالیٰ نے اِیمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی رُوحانیت سے ان کی مدد فرمائی"۔

آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا محمد نقی علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے مُمتاز عالم اور مُصنّف تھے۔

اعلیٰ حضرتؒ نے تقریباً تمام درسیات اپنے والدِ ماجد سے پڑھیں اور چودہ سال کی عُمر میں ایک معرکۃ الآرا فتویٰ کا جواب تحریر کیا۔ چنانچہ آپ کی اِستعداد اور خُداداد قابلیت کی بنا پر اِس کم عُمری ہی میں آپ کو مُفتی کا منصب عطا کر دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے اِستفسار کے جوابات کے ساتھ ہی ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی شرُوع کر دیا جس مسئلہ پر بھی آپ نے قلم اُٹھایا اپنے تبحرِ علمی کی بدولت اُس کے ہر ہر پہلو پر نہایت عُمدہ طریقے سے روشنی ڈالی۔ اور ایسی واضح حجتیں اور براہین قائم فرمائیں کہ ہم عصر عُلماء و محدّثین نے اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین و ملّت کا خطاب دیا۔

یُوں تو آپ کے عِلمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سب سے بڑا عِلمی کارنامہ ترجمۂ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآنِ حکیم کی اُردُو میں ترجمانی ہے۔ بلکہ اگر یُوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

ترجمہ میں فصاحت، بلاغت، اندازِ خطاب اور سیاق و سباق کا خیال

ایک زبان سے دُوسری زبان میں لفظی ترجمہ کر دینا کچھ مشکل نہیں بلکہ یہ بہت ہی معمُولی اور آسان کام ہے۔ کسی بھی درخواست کا لفظی ترجمہ تو عرائض نویس بھی فوراً کر دیتے ہیں۔ مگر کسی زبان کی فصاحت و بلاغت۔ سلاست و معنویت، اس کے محاورات اور اندازِ خطاب کو سمجھنا، سیاق و سباق کو دیکھ کر کلمہ اور جُملہ کی ترجمانی کرنا اِنتہائی دِقت طلب کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم کی تشریح رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کی۔ اس کی تفسیر آپ کے صحابۂ کرام نے بیان کی۔

ترجمہ میں مُناسب معنی کا انتخاب

قرآنِ کریم کے دُوسری زبانوں میں تراجم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ عموماً اس کے مشہور معنی کے مُطابق کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر زبان میں کسی بھی لفظ کے بہت سے معانی ہوتے ہیں۔ ان مختلف معانی میں سے کسی ایک مناسب معنی کا انتخاب مترجم کی ذمّہ داری ہے۔ ورنہ لفظ کا ظاہری ترجمہ تو ایک مُبتدی بھی کر سکتا ہے۔

بے احتیاطی کے نتائج

اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دُنیا بھر کے تراجم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت مُنکشف ہو کر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمینِ قرآن کی نظر الفاظِ قرآنی کی رُوح تک نہیں پہنچ سکی۔ اور ان کے ترجمہ سے قرآنِ کریم کا مفہوم ہی بدل گیا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو سہواً یا قصداً ترجمے میں اُن سے تحریف بھی ہو گئی ہے۔ یا لفظ بلفظ ترجمہ کرنے کے سبب حُرمتِ قُرآن، عصمتِ انبیا، اور وقارِ انسانیت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے ان تراجم کی بدولت وُہ حرام قرار پا گئی ہیں۔ اور انہی تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض اُمور کا علم اللہ ربّ العزّت کو بھی نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ترجمہ کر کے وُہ خود بھی گمراہ ہُوئے اور مُسلمانوں کے لئے گمراہی کا راستہ کھول دیا۔ اور یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں میں (اس طرح کا ترجمہ کر کے) اسلام کے خلاف اسلحہ دے دیا گیا۔ چُنانچہ ستیارتھ پرکاش نامی کتاب اسلام پر طنز سے بھری ہُوئی ہے کہ جو خُدا اپنے بندوں کے مکر، فریب، دغا میں آجاتے اور خُود بھی مکر، فریب، دغا کرتا ہو۔ ایسے خُدا کو دُور سے سلام وغیرہ وغیرہ۔

اعلیٰ حضرت نے جُملہ مُستند و مروّج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسّرینِ کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خُوبی عنایت فرمائی کہ وُہی مفہوم ترجمہ کے ایک جُملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ قلیل جُملہ کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآنِ کریم کا احترام، انبیاؑ کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔

ذیل میں اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن حکیم اور دیگر اردو تراجم قرآن کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے:۔

ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم۔ پ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۲

ترجمہ:۔ اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (شاہ عبدالقادر

— حالانکہ ابھی خُدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ فتح محمد جالندھری دیوبندی

— وہنوز تمیز نساختہ است خُدا آں را کہ جہاد کردہ اند از شما۔ شاہ ولی اللہ

— حالانکہ ابھی اللہ نے اُن لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی

— اور ابھی تک اللہ نے نہ تو اُن لوگوں کو جانچا جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی

___ حالانکہ ہنُوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (تھانوی دیوبندی)

___ اَور ابھی تک معلُوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔ (دیوبندی محمُود الحسن)

___ اَور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا اِمتحان نہ لیا۔ (اعلیٰ حضرت)

کیا اللہ تعالیٰ علیم و خبیر نہیں؟

اللہ تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے، عالم الغیب والشہادۃ ہے، علیم بذاتِ الصدُور ہے۔ ان مترجمین کے نزدیک اُردُو میں بے علم و بے خبر ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں ترجمہ پڑھنے کے بعد علمِ الٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ، دُوسری طرف اِس قدر بے خبری کہ مومنین میں سے کون لوگ جذبۂ جہاد سے سرشار ہیں؟ اللہ کو اِس کا علم نہیں۔ ابھی اُس نے جانا ہی نہیں۔ گویا شانِ رسالت کی تنقیص سے فارغ ہُوئے تو شانِ الُوہیّت پر حرف گیری شروع کر دی۔ "اللہ نے نہیں جانا" شاہ رفیع الدّین صاحب کا خیال ہے۔ "ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے"۔ شاہ عبدالقادر صاحب کی اِیجاد ہے، ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے، محمُود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

بروزِ حشر خُدا و رسُول کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے۔

ترجمہ لکھتے وقت کس قدر غیر حاضر تھے یہ مترجمین کہ تفسیر کے مطالعہ کی زحمت ہی نہیں کی اَور کس سادگی سے قلم چلا دیا۔ آج بھی ان حضرات کے معتقدین، مُریدین، مُتبّعین موجُود ہیں۔ اگر ان تراجم پر اُن کے پیروکار مطمئن و خوش عقیدہ ہیں تو بروزِ حشر خُدا و رسُول کی گرفت کے لئے تیار رہیں۔ ورنہ تفاسیرِ قرآن و ترجمہ اعلیٰ حضرت کے مطابق آئندہ تمام ایڈیشن قرآن کریم کے درست کرادیں، ورنہ ترجمہ پڑھنے والی نسل کی گمراہی کے ذِمّہ دار آپ ہوں گے۔

ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ پ ۹، سُورہ انفال، آیت ۳۰

ترجمہ۔ اَور وُہ بھی فریب کرتے تھے اَور اللہ بھی فریب کرتا تھا۔ اَور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)

___ اَور مکر کرتے تھے وُہ اَور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اَور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے۔ (شاہ رفیع الدّین)

___ وایشاں بدسگالی می کردند و خُدا بدسگالی می کرد (یعنی بایشاں) و خُدا بہترین بدسگالی کُنندگان است۔ (شاہ ولی اللہ)

___ وُہ بھی داؤ کرتے تھے اَور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اَور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمُود الحسن دیوبندی)

___ اَور حال یہ کہ کافر اپنا داؤ کر رہے تھے۔ اَور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اَور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

___ اَور وُہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اَور اللہ میاںؔ اپنی تدبیر کر رہے تھے اَور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔ (تھانوی دیوبندی)

___ اَور وُہ اَپنا سا مکر کرتے تھے اَور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا۔ اَور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (اعلیٰ حضرت)

اُردُو ترجمہ میں جو الفاظ اِستعمال ہُوئے وُہ شانِ الُوہیّت کے کسی طرح لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف مکر، فریب، بدسگالی کی نسبت اُس کی شان میں حرف گیری کے مُترادف ہے۔ یہ بُنیادی غلطی صرف اِس وجہ سے ہے کہ اللہ اَور رسُول کے افعالِ مقدّسہ

ؔ۔ جو میاں اللہ تعالیٰ کے لئے لکھا ہے وُہی میاں کشف المحجُوب کے خائن مترجم میاں محمد طفیل مودودی کو بولا جاتا ہے

کو اپنے افعال پر قیاس کیا ہے۔ اِسی وجہ سے مُترجمین نے ہنسی، مذاق، ٹھٹھا، مکر، فریب، علم سے بے خبر، بدسگالی کو اس کی صفت ٹھیرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ "میاں" کی صفت سے پاک

اللہ پاک کی عزت افزائی کے لئے تھانوی صاحب نے "میاں" اِستعمال کیا ہے۔ ان تمام الفاظ کو سامنے رکھ کر الوہیت کا آپ تصور کریں تو رب تبارک و تعالیٰ اِنسانوں سے عظیم تر اِنسان اُبھر کر آپ کے سامنے ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی رسولِ کریم کی شان کے لائق کوئی تعریف کی جاتی ہے تو یہ چیخ اُٹھتے ہیں کہ تم نے رسول کو اللہ سے ملا دیا۔ اور خود موحدوں کے امام نے "میاں" اللہ تعالیٰ کو کہہ کر عام اِنسانوں کے برابر لا کھڑا کیا تو پھر بھی وہابی دیوبندی توحید میں بال برابر فرق نہیں آیا۔ مذکورہ آیت میں "مکر" کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے تفاسیر کی روشنی میں کیا ہے خفیہ تدبیر —— اور لفظ "مکر" کو پہلے مقام پر ترجمہ میں کافروں کی طرف منسوب کر دیا۔ فافہم۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۔ پ۳۰، سورۃ والضحیٰ، آیت ۷

ترجمہ۔ اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (شاہ عبدالقادر)

—— اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔ (شاہ رفیع الدین)

—— دیافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود۔ (شاہ ولی اللہ)

—— اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

—— اور تم کو دیکھا کہ راہِ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دینِ اسلام کا سیدھا راستہ دکھا دیا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

—— اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی دیوبندی تھانوی)

—— اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

آیت مذکورہ میں لفظ "ضالا" اِستعمال ہوا ہے۔ اس کے مشہور معنی گمراہی اور بھٹکنا ہیں چنانچہ بعض اہلِ قلم نے مخاطب پر نوکِ قلم کے بجائے خنجر پیوست کر دیا۔ یہ نہ دیکھا کہ ترجمہ میں کس کو راہ گم کردہ، بھٹکتا، بے خبر، راہ بھولا کہا جا رہا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عصمت باقی رہتی ہے یا نہیں، اِس کی کوئی پروا نہیں۔ کاش یہ مفسرین تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد ترجمہ کرتے یا کم از کم اِس آیت کا سیاق و سباق (اوّل و آخر) ہی بغور دیکھ لیتے۔ اندازِ خطاب باری تعالیٰ پر نظر ڈال لیتے۔

• ایک طرف مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ الخ اس کے بعد ہی رسولِ ذیشان کی گمراہی کا ذکر کیسے آگیا۔ آپ خود غور کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کسی لحظہ گمراہ ہوتے تو راہ پر کون ہوتا۔ یا یوں کہیئے کہ جو خود گمراہ رہا ہو، بھٹکتا پھرا ہو، راہ بھولا ہوا ہو، وہ ہادی کیسے ہو سکتا ہے؟

اور خود قرآنِ مجید میں نفیِ ضلالت کی صراحت موجود ہے۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۔ پ۲۷، سورۃ نجم آیت ۲

ے اور تم کو بھٹکا ہوا پایا اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔ (مقبول شیعہ) پ۳۰، سورۃ والضحیٰ، آیت ۷۔

آپ کے صاحب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بے راہ چلے جب ایک مقام پر رب کریم گمراہ اور بے راہی کی نفی فرما رہا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ ارشاد فرمائے گا؟

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ۔ پ ۲۶، سورہ الفتح آیت ۱

ترجمہ۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے (شاہ عبد القادر

— تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا شاہ رفیع الدین

— ہر آئینہ ما حکم کردیم برائے تو بفتح ظاہر عاقبت فتح آنست کہ بیامرزد ترا خدا آنچہ کہ سابق گذشت از گناہ تو و آنچہ پس ماند (شاہ ولی اللہ

— بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے (عبد الماجد دریابادی دیوبندی

— اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرا دی تاکہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی

— بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (تھانوی دیوبندی

— بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت

حضور معصوموں کے سردار؟ یا گنہگار؟

عام تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گنہگار تھا۔ مستقبل میں بھی گناہ کرے گا۔ مگر فتح مبین کے صدقے میں اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے۔ اور آئندہ گناہِ رسول معاف ہوتے رہیں گے۔

کاش یہ فتح مبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تاکہ آپ کے گناہوں پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا۔ اس معصوم رسول کے گنہگار ہونے کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا۔ کھلم کھلا فتح کیا ملی کہ رسولِ معصوم کے تمام مخفی گناہ ترجمہ پڑھنے والوں کے سامنے آشکارا ہو گئے اور معلوم ہوا کہ آئندہ بھی گناہ سرزد ہوتے رہیں گے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان گناہوں کی معافی کی پیشگی ضمانت ہو گئی ہے۔ ان مترجمین سے آپ دریافت کیجئے کہ اس آیت کی تفسیر میں جو تاویلات کی گئی ہیں مفسرین نے جو معنی بیان کئے ہیں اس کے مطابق انہوں نے ترجمہ کیوں نہیں کیا۔ ترجمہ پڑھنے والوں کی گمراہی کا کون ذمہ دار ہے؟ جب نبی معصوم گنہگار ہو تو لفظ عصمت کا اطلاق کس پر ہوگا؟ عصمتِ انبیاء کا تصور اگر جزوِ ایمان ہے تو کیا گنہگار خطاکار نبی ہو سکتا ہے؟ اقوالِ صحابہ مفسرین کی توجیہات سے ہٹ کر ترجمہ کرنے پر کس نے آپ کو مجبور کیا۔ ایک عربی یہودی یا نصرانی یا ہمارے یہاں جنہوں نے عربی زبان پڑھی ہے وہ بھی اس قسم کا ترجمہ کر سکتے ہیں تو آپ جو کہ عالمِ دین کہلاتے ہیں تفاسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیں تو آپ میں اور ان میں کیا فرق ہوگا؟ افسوس کہ لفظ ذنب کی تفسیر میں امام ابو اللیث یا سلمی کی توجیہہ پڑھ لیتے تو اتنی فاش غلطی مترجمین سے نہ ہوتی۔ مگر یہ صاحبان جب تک رسول اللہ کی نقص جوئی نہ کر لیں ان کو اپنے علم پر اعتماد نہیں ہوتا۔ ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ مطبوعہ تاج کمپنی نمبر ۱۴۱ کے آخر میں مضامین قرآن مجید کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ اس

(۱) اے محمد ہم نے تم کو فتح دی فتح بھی صریح و صاف تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔ (فتح محمد جالندھری، یہی ترجمہ محمود الحسن کا ہے)

فہرست کے حِصّہ دوم باب د کا عُنوان (سُرخی) یہ ہے: "حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم پر جو خُدا کی طرف سے عتاب ہُوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہُوئی" حوالے کے طور پر ۹ آیات پیش کی گئی ہیں۔ اِس سے آپ اُن کی اللہ کے محبُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف سے دِلی عداوت و بُغض کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

لَكَ میں "ل" سبب کے معنی میں

ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کا جوشِ عقیدت جناب ختمی مرتبت کے لِئے اپنے کمال پر ہے۔ اُن کو بھی ترجمہ کے وقت یہ تشویش ہُوئی ہو گی کہ عصمتِ رسُول پر حرف نہ آئے اَور قرآن کا ترجمہ بھی صحیح ہو جائے۔ وُہ عقیدت بھری نگاہ جو آستانۂ رسُول پر ہمہ وقت بچھی ہُوئی ہے اُس نے دیکھا کہ "لَكَ" میں "ل" سبب کے معنی میں مستعمل ہُوا ہے لہٰذا جب حضُور کے سبب سے گُناہ بخشے گئے تو وُہ شخصیّتیں اَور ہُونگی جن کے گُناہ بخشے گئے۔ اہلِ بصیرت کے لِئے اِشارہ کافی ہے۔ معنویّت سے بھرپُور روشن فتح کے مُطابق ترجمہ فرما دیا۔

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ۔ پ۲۵، شورٰی، آیت ۲۴

ترجمہ۔ پس اگر خواہد خُدا مُہر نہد بر دِل تو۔ (شاہ ولی اللہ) اگر خُدا چاہے تو اَے محمّد تمہارے دِل پر مُہر لگا دے۔ (فتح محمد جالندھری)

____ پس اگر چاہتا اللہ، مُہر رکھ دیتا اُوپر دِل تیرے کے۔ (شاہ رفیع الدین)

____ سو اگر اللہ چاہے مُہر کر دے تیرے دِل پر۔ (شاہ عبدالقادر)

____ تو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مُہر لگا دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

____ سو خُدا اگر چاہے تو آپ کے دِل پر بند لگا دے۔ (سابقہ ترجمہ "دِل پر مُہر لگا دے") (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

____ اَور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دِل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مُہر لگا دے۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام تراجم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ کے بعد مُہر لگانے کی کوئی جگہ بچتی تو یہی تھی۔ صرف ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا۔ کس قدر بھیانک تصوّر ہے وُہ ذاتِ اطہر کہ جس کے سرِ مُبارک پر اسریٰ کا تاج رکھا گیا۔ آج اس سے فرمایا جا رہا ہے کہ ہم چاہیں تو تمہارے دِل پر مُہر لگا دیں۔

مُہر کے اقسام

مُہر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وُہ جو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ میں استعمال ہُوئی اَور دُوسری خاتم النّبیّین کی۔

کاش تمام مترجمین تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ کرتے تو اُن کی نوکِ قلم سے رحمتِ عالم کا قلب مُبارک محفُوظ رہتا۔ حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم کا قلبِ مُبارک کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اَور انوار کی بارش ہو رہی ہے جس دِل کو ہر شے سے محفُوظ کیا گیا ہے اِس آیت مُبارک میں اِس کی مزید توثیق (وضاحت) کر دی گئی۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پ۲، سُورۃ بقرہ، آیت ۱۴۵

ترجمہ ۔ اور کبھی چلا تو اُن کی پسند پر بعد اُس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔ (شاہ عبدالقادر)

اور اگر پیروی کرے گا ۔ تو خواہشوں ان کی پیچھے اس چیز سے کہ آئی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (شاہ رفیع الدین)

اگر پیروی کردی آرزوہائے باطل ایشاں را پس آنچہ آمدہ است بتو از دانش نہ باشد ترا برائے خلاص از عذاب خدا ہیچ دوستی و نہ یارے دہند۔ (شاہ ولی اللہ)

اور اگر آپ بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچ چکا ہے اُن کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے تو آپ کے لئے اللہ کی گرفت کے مقابلے میں نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

اور اے پیغمبر اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

اور اگر آپ اِتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علمِ قطعی ثابت بالوحی آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔ (تھانوی دیوبندی)

اور (اے سُننے والے کسے باشد) اگر تو اُن کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مِل چکا تو اُس وقت تو ضرور ستم گار ہوگا۔ (اعلیٰ حضرت)

ترجمہ تفسیرِ خازن کی روشنی میں

نبیٔ معصوم جن کی نسبت سے قرآنی صفحات بھرے ہیں۔ جن کو طٰہٰ، یٰسٓ، مُزَمِّل، مُدَثِّر جیسے القاب و آداب دیئے گئے، اچانک اِس قدر زجر و توبیخ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے، سیاق و سباق سے بھی کسی تہدید کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا مترجم کو چاہیئے کہ کھوج لگائے نہ یہ کہ براہِ راست کلمات کا ترجمہ کردے۔ جو بات اُن کی عصمت کے خلاف ہے وُہ کیسے امکانی طور پر اُن کی طرف منسوب کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے اس کی تحقیق فرمائی اور تفسیرِ خازن کی روشنی میں اُنہوں نے ترجمہ فرمایا کہ مخاطب ہر سامع ہے نہ کہ نبی معصوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔ اور اسی طرح کتبِ معانی و بیان میں بھی اِس بات کی تصریح ہے۔

تراجم مذکورہ میں بعض مترجمین نے خاصی حاشیہ آرائی کی ہے۔ مگر کسی مترجم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وُہ غور کرے کہ ڈانٹ ڈپٹ کے الفاظ حضُور کی شان میں کیوں کہے جارہے ہیں۔ جب کوئی وجہ نہیں تو مخاطبیت اللہ کے محبوب سے خاص نہیں بلکہ ہر سُننے والے سے خطاب ہے۔

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ ۔ پ ۲۵، سورۂ شوریٰ، آیت ۵۲

ترجمہ ۔ تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ عبدالقادر) تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان (فتح محمد جالندھری)

نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ (شاہ رفیع الدین)

نمی دانستی کہ چیست کتاب و نمی دانستی کہ چیست ایمان۔ (شاہ ولی اللہ)

—— تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ (ابو الاعلیٰ مودودی)

—— آپ کو نہ یہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

—— تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی

—— آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان (کا انتہائی کمال) کیا چیز ہے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

—— اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکامِ شرع کی تفصیل۔ (اعلیٰ حضرت)

ظہورِ نبوّت سے قبل حضور کے مومن ہونے کی نفی؟

لوح و قلم کا علم ہی نہیں بلکہ جن کو عالمِ ماکان و مایکون کا علم ہے، معاذ اللہ آیتِ مذکورہ کے نزول سے پہلے مومن بھی نہ تھے کیونکہ مترجمین کے تراجم کے مطابق ایمان سے بھی نابلد (کورے) تھے۔ تو غیر مسلم ہوئے۔ موحّد بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی آپ کی بعثت سے پہلے مومن ہوتا ہے (بعد میں رسالت پر ایمان لانا شرط ہے) تراجم مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد میں ہوئی۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے اس قسم کے تمام اعتراضات ختم ہو گئے کہ آپ احکامِ شرع کی تفصیل نہ جانتے تھے ایمان اور احکامِ شرع کی تفصیل میں جو فرق ہے وہی اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمہ میں فرق ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ پ۲۷۔ سورۃ الرحمٰن۔ آیت ۱-۴

ترجمہ۔ رحمٰن نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی، پھر سکھائی اُس کو بات۔ (شاہ عبد القادر)

—— رحمٰن نے سکھایا قرآن، پیدا کیا آدمی کو، سکھایا اُس کو بولنا۔ (شاہ رفیع الدین)

—— خدا آموخت قرآن را۔ آفرید آدمی را دآموختش سخن گفتن۔ (شاہ ولی اللہ)

—— خدائے رحمٰن ہی نے قرآن کی تعلیم دی۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس کو گویائی سکھائی۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

—— رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اُس کو گویائی سکھائی۔ (تھانوی دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

—— جنّوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اُس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

—— رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ماکان و مایکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (اعلیٰ حضرت)

مندرجہ بالا تراجم غور سے پڑھیے۔ پھر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

آیت نمبر ۲ میں لفظ علّم آیا جو متعدی بدو مفعول ہے۔ تمام تراجم میں رحمٰن نے سکھایا قرآن۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو قرآن سکھایا۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ خود قرآن شاہد ہے عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اللہ نے آپ کو ہر اُس چیز کا علم دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔

آیت نمبر ۳ کا ترجمہ ہے آدمی کو پیدا کیا وہ کون انسان ہے؟ مترجمین نے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا۔ بعض تراجم میں اپنی طرف

سے بھی الفاظ استعمال کئے گئے۔ پھر بھی لفظ انسان کی ترجمانی نہیں ہو سکی۔ اب آپ اُس ذاتِ گرامی کا تصوّر کریں جو اصل الاصول ہیں جن کی حقیقت اُمّ الحقائق ہے۔ جن پر تخلیق کی اساس رکھی گئی۔ جو مبدءِ خلق ہیں، رُوحِ کائنات، جانِ انسانیت ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں انسانیت کی جان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا کیا۔ الانسان سے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت کا تعین ہو گیا تو اُن کی شان کے لائق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم بھی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ عام مترجمین کی روش سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ ماکان و مایکون کا بیان اُنہیں سکھایا۔

سوال۔ اِس جگہ گستاخِ رسول ذہنوں میں ضرور سوال اُبھرتا ہے کہ یہاں "ماکان و مایکون کا بیان سکھانا" کہاں سے آ گیا۔ یہاں تو "مُراد بولنا سکھانا" ہے۔ یا یہ کہیئے کہ قرآن کا علم دُوسری آیت ظاہر کر رہی ہے تو اس چوتھی آیت میں اُس کا "بیان سکھانا" مُراد ہے۔

جواب۔ تو جواب اِس کا یہ ہے کہ ماکان و مایکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا کا علم لوحِ محفوظ میں اور لوحِ محفوظ قرآن شریف کے ایک جُز میں اور قرآن کا بیان (جس میں ماکان و مایکون کا بیان بھی شامل ہے) سکھایا۔ یہ تفسیری ترجمہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا کہ مگس کو باغ میں جانے نہ دینا کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

مکھی کو باغ میں نہ جانے دو کہ یہ پھولوں کا رس چُوس کر شہد و موم کا سبب بنے اور موم سے موم بتی اور موم بتی جب جلے گی تو پروانے جل کر قربان ہوں گے۔ اَب بتایئے اعلیٰ حضرت نے ترجمہ (ماکان و مایکون کا بیان سکھایا) کیسا کیا؟

مَیں پُورے وثوق سے کہتا ہُوں کہ مذکورہ چار آیات کا ترجمہ آپ متعدد بار پڑھیں یقیناً آپ کے ایمان میں بے پناہ نکھار پیدا ہوگا۔ اور عشقِ رسول میں آپ پر یقیناً ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جائے گی۔

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ پ۳۰۔ سورۂ بلد۔ آیت ۱

ترجمہ۔ قسم کھاتا ہُوں اس شہر کی اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں۔ شاہ عبدالقادر

قسم کھاتا ہُوں مَیں اس شہر کی اور تُو داخل ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے۔ شاہ رفیع الدین

قسم می خورم بایں شہر۔ شاہ ولی اللہ

مَیں قسم کھاتا ہُوں اِس شہر مکّہ کی۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی

مَیں قسم کھاتا ہُوں اِس شہر کی۔ عبدالماجد دریابادی دیوبندی

قسم کھاتا ہُوں اُس شہر کی۔ محمود الحسن

ہم اس شہر مکّہ کی قسم کھاتے ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی

نہیں، مَیں قسم کھاتا ہُوں اِس شہر کی۔ مودودی وہابی

مجھے اِس شہر کی قسم کہ اَے محبُوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اعلیٰ حضرت

اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک

اِنسان قسم کھاتا ہے۔ اُردو اور فارسی میں قسم کھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔ مترجمین کرام نے اپنے محاورہ کا اللہ کو کیوں پابند کیا۔ کیا اس لئے کہ اُس بے نیاز نے کچھ نہیں کھایا تو کم سے کم قسم ہی کھائے۔ ایسی بھی کیا بے نیازی کہ کچھ نہیں کھاتا۔ یا اس باریک مسئلہ کی طرف عام مترجمین کی توجہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کس خُوش اسلوبی سے ترجمہ فرما دیا۔ مجھے اِس شہر کی قسم۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ پ۱، سُورہ فاتحہ ۔ آیت ۴

ترجمہ۔ ترامی پرستم واز تو مدد می طلبم ۔ (شاہ ولی اللہ) ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اَور تجھی سے مدد مانگتے ہیں (فتح محمد جالندھری)

—— تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اَور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ (شاہ رفیع الدین و محمود الحسن دیوبندی)

—— ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اَور آپ ہی سے درخواستِ اِعانت کرتے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

—— ہم تجھی کو پوجیں اَور تجھی سے مدد چاہیں۔ (اعلیٰ حضرت)

دُعاء

سُورۂ فاتحہ، سُورۃ الدُّعا ہے —— دُعا کے دَوران دُعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں۔ خبر نہیں دی جاتی جب کہ تمام تراجم میں خبر کا مفہوم ہے دُعا کا نہیں۔ اَور ظاہر ہے عبادت کرتے ہیں۔ مدد چاہتے ہیں۔ دُعائیہ کلمات نہیں ہیں یہ کلمات خبر کے ہیں جب کہ اعلیٰ حضرت نے دُعائیہ کلمات سے ترجمہ کیا ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ ۔ پ۱۰۔ سُورۂ انفال ۔ آیت ۶۴

ترجمہ۔ اَے نبی —— (شاہ عبدُالقادر) اَے نبی —— (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

—— اَے پیغامبر —— (شاہ ولی اللہ) اَے پیغمبر —— (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

—— اَے نبی —— (شاہ رفیعُ الدین) اَے نبی —— (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

اَے غیب کی خبریں بتانے والے —— (اعلیٰ حضرت)

قُرآنِ کریم میں لفظ "رسُول" اَور "نبی" متعدد مقامات پر آیا ہے۔ مترجم کی ذِمّہ داری ہے کہ وُہ اِس کا ترجمہ کرے رسُول کا ترجمہ پیغمبر تو ظاہر ہے، مگر نبی کا ترجمہ "پیغمبر" نامکمل ہے۔ اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ اِس اسلوب سے کیا ہے کہ لفظ کی معنویت اَور حقیقت آشکارا ہو کر سامنے آگئی۔ مگر افسوس کہ بعض لوگوں کو اِس ترجمہ سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ اُن کی تنگ نظری اَور بدعقیدگی کا جواب ترجمہ اعلیٰ حضرت سے ظاہر ہو گیا۔

مفردات اِمام راغب میں ہے

والنبوۃ سفارۃ بین اللہ وبین ذوی العقول من عبادہ لازاحۃ علتھو فی امر معادھم ومعاشھم والنبی لکونہ منبأ بما تسکن الیہ العقول الزکیۃ وھو یصح ان یکون فعیلا، بمعنی فاعل لقولہ بناء عبادی الخ ۔ (نبوّت اللہ تعالیٰ اَور اُس کے ذوِی العقول بندوں کے درمیان سفارت کو کہتے ہیں تاکہ اُن کی تمام آخرت اَور دُنیا کی معاشی بیماریوں کو دُور کیا جائے۔ اَور نبی خبر دیا ہوا ہوتا ہے ایسی باتوں کا جن پر صرف عقلِ سلیم اطمینان کرتی ہے اَور یہ لفظ اِسم فاعل بھی صحیح ہے اِس لیے کہ بناء کا حکم آیا ہے۔)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ (شاہ عبد القادر)

—— شروع کرتا ہُوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (شاہ رفیعُ الدین)

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام اُردو ترجمے مُلاحظہ کیجئے سب نے اِسی طرح ترجمہ کیا ہے "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے" یا "شروع ساتھ نام اللہ کے"۔ چُنانچہ مترجم کا قول خُود اپنی زبان سے غلط ہوگیا کیونکہ شرُوع کرتا ہُوں، سے ترجمہ شرُوع کیا ہے اللہ کے نام سے شروع نہیں کیا۔ اِس پر طُرّہ یہ کہ جناب اشرف علی تھانوی صاحب نے آخر میں "ہیں" بڑھا دیا۔ اُن کے تلامذہ یا معتقدین بتائیں کہ "ہیں" کِس لفظ کا ترجمہ ہے۔ فافھم۔

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ پ۲۔ سُورہ بقرہ۔ آیت ۱۷۳۔

ترجمہ۔ اور جس پر نام پُکارا اللہ کے سِوا کا۔ (شاہ عبدالقادر)

اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا (محمُود الحسن)

اور جو کچھ پُکارا جاوے اُوپر اُس کے واسطے غیر اللہ کے۔ (شاہ رفیع الدّین)

وآنچہ نام غیرِ خُدا بوقتِ ذبح ادیاد کردہ شود۔ (شاہ ولی اللہ)

اور جو جانور غیر اللہ کے لِئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی) (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

اور جس چیز پر خُدا کے سوا کِسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

اور وُہ جس کے ذبح میں غیرِ خُدا کا نام پُکارا گیا ہو۔ (اعلیٰ حضرت)

کسی پر غیرِ خُدا کا نام حرام نہیں ورنہ ہر چیز حرام ہوگی

جانور کبھی شادی کے لِئے نامزد ہوتا ہے کبھی عقیقہ، ولیمہ، قُربانی اور ایصالِ ثواب کے لِئے مثلاً گیارھویں شریف، بارھویں شریف تو گویا ہر وُہ جانور جو اِن مذکُورہ ناموں پر نامزد کیا گیا ہے وُہ مترجمین کے نزدیک حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حدیث و فقہ و تفسیر کے مُطابق ترجمہ کیا "جس کے ذبح میں غیرِ خُدا کا نام پُکارا گیا ہو"۔ اِس ترجمہ سے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا مسئلہ واضح ہوگیا۔

قرآن کریم کا تفسیری ترجمہ نہ کہ لفظی ترجمہ

اگر قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اِس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی۔ کہیں شانِ اُلوہیّت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شانِ انبیاء میں اور کہیں اِسلام کا بُنیادی عقیدہ مجرُوح ہوگا۔ چُنانچہ آپ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں تو تمام مترجمین نے قرآنی لفظ کے اِعتبار سے براہِ راست اُردُو میں ترجمہ کیا ہے۔ مگر اِس کے باوجُود وُہ تراجم کانوں پر گراں ہیں اور اِسلامی عقیدے کی رُو سے مذہبی عقیدت کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے۔

کیا آپ پسند کریں گے؟

کہ کوئی کہے: "اللہ اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے"۔ "اللہ اُن سے ہنسی کرتا ہے"۔ "اللہ اُن سے دِل لگی کرتا ہے"۔ "اللہ اُنہیں بنا

رہا ہے (اللہ اُن کی ہنسی اُڑاتا ہے) آیتِ کریمہ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ پ۱ سورہ بقرہ۲ آیت ۱۵ کا اکثر مترجمین نے یہی ترجمہ
کیا ہے۔ ان میں مشہور ڈپٹی نذیر احمد صاحب دیوبندی، شیخ محمود الحسن صاحب و فتح محمد جالندھری و عبد الماجد دیوبندی دریابادی
مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد و نواب وحید الزمان غیر مقلد، سر سید احمد صاحب علی گڑھی نیچری، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب
وغیرہ ہیں۔ اسی طرح ایک مشہور آیت ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پ۸ سورہ اعراف۔ آیت ۵۴۔ لفظ استویٰ قرآن کریم
میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔ اکثر مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا ہے "پھر قائم ہوا تخت پر" (عاشق الٰہی) پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے
شاہ رفیع الدین پھر اللہ عرش بریں پر جا براجا ڈپٹی نذیر احمد پھر بیٹھا تخت پر شاہ عبد القادر پھر تخت پر چڑھا نواب
وحید الزمان غیر مقلد پھر عرش پر دراز ہو گیا وجدی صاحب و محمد یوسف صاحب کاکوروی اسی طرح آیت فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ پ۱ سورہ بقرہ۲ آیت ۱۱۵ وَجْهُ اللّٰہ کا ترجمہ اکثر مترجمین نے کیا ہے۔ اللہ کا منہ، اللہ کا رُخ۔ چنانچہ شاہ رفیع الدین
صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے پس جدھر کو منہ کرو پس وہیں ہے منہ اللہ کا۔ اللہ کا چہرہ ہے نواب وحید الزمان غیر مقلد و محمد یوسف
صاحب ادھر اللہ ہی کا رُخ ہے شیخ محمود الحسن و عاشق الٰہی دیوبندی صاحبان و مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی)
ادھر اللہ کا سامنا ہے ڈپٹی نذیر احمد و مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و سید عرفان علی شیعہ مذکورہ بالا تمام تراجم پڑھنے کے بعد
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا ترجمہ دیکھئے کہ ہر سہ آیات میں سے کسی آیت کا انہوں نے اردو میں ترجمہ نہیں کیا۔ اس لئے کہ قرآنی الفاظ
"استویٰ" "استہزا"۔ وجہ اللہ" کا ترجمہ کرنے کے لئے اردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ لفظی ترجمہ کر کے مترجم شرعی گرفت سے اپنے
کو محفوظ کر سکے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے بلفظہٖ ترجمہ فرمایا ہے۔ (اللہ اُن سے استہزا فرماتا ہے" جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے۔)
"پھر عرش پر استوا فرمایا" جیسا اُس کی شان کے لائق ہے۔) "تو تم جدھر منہ کرو اُدھر وجہ اللہ ہے (خدا کی رحمت تمہاری طرف
متوجہ ہے) اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ کرنا ہر موقع پر تقریباً ناممکن ہے۔ ان مواقع پر ترجمہ کا حل یہ ہے کہ تفسیری ترجمہ
کیا جائے تاکہ مطلب بھی ادا ہو جائے اور ترجمہ میں کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے۔ اعلیٰ حضرت کے ایمان افروز ترجمہ کی خوبیوں کو دیکھ کر یہ کہنا
مبالغہ نہ ہوگا کہ تمام تراجمِ قرآن میں ایک معیاری ترجمہ ہے جو ترجمہ کی غلطیوں سے مبرا ہے (دیگر مترجمین نے خالق کو مخلوق کے درجے میں لا کھڑا کیا)

دغابازی، فریب، دھوکہ اللہ کی شان کے لائق نہیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ۔ پ۵ سورۃ نساء۔ آیت ۱۴۲

منافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی اُن کو دغا دے گا (ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی، شاہ عبد القادر صاحب و
مولانا محمود الحسن صاحب) اور اللہ فریب دینے والا ہے اُن کو (شاہ رفیع الدین صاحب) خدا اُن ہی کو دھوکا دے رہا ہے (ڈپٹی
نذیر احمد صاحب) اللہ اُنہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے (فتح محمد صاحب جالندھری) وہ اُن کو فریب دے رہا ہے (نواب
وحید الزمان غیر مقلد و مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی و سید فرمان علی شیعہ)۔

دغابازی، فریب، دھوکہ کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا "بے شک
منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی اُن کو غافل کر کے مارے گا" (تفاسیرِ قرآن

کے مطالعہ کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اِس ترجمہ میں آیت کا مکمل مفہوم نہایت مُحتاط طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تفسیری ترجمہ ہے۔

قل اللہ اسرع مکرًا ۔ پ۱۱۔ سُورۂ یونس۔ آیت ۲۱

"کہہ دو اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلہ" (شاہ عبدالقادر صاحب، فتح مُحمّد جالندھری دیوبندی، شیخ محمود الحسن صاحب دیوبندی، عاشق الٰہی صاحب دیوبندی میرٹھی) "کہہ دو اللہ بہت جلد کرنے والا ہے مکر" (شاہ رفیع الدین صاحب) "اللہ چالوں میں اُن سے بھی بڑھا ہوا ہے" (عبدالماجد دریابادی دیوبندی) "کہہ دے اللہ کی چال بہت تیز ہے" (نواب وحید الزمان غیر مقلد)

صفتِ مکر (اُردو میں) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں

اِن آیات کے ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے مکر کرنے والا۔ چال چلنے والا حیلہ کرنے والا کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہ کلمات کسی طرح اللہ کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے لفظی ترجمہ فرمایا ہے۔ پھر بھی کس قدر پاکیزہ زبان استعمال کی ہے۔ فرماتے ہیں "تم فرما دو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے"

نسوا اللہ فنسیھم۔ پارہ ۱۰۔ سُورہ توبہ۔ آیت ۶۷

"یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے اُن کو بھلا دیا" (فتح مُحمّد دیوبندی جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی) "وہ اللہ کو بھول گئے اللہ اُن کو بھول گیا" (شاہ عبدالقادر صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، شیخ محمود الحسن دیوبندی) اللہ تعالیٰ کے لئے بھلا دینا بھول جانے کے لفظ کا استعمال اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے کسی طرح درست نہیں ہے کیونکہ بھول سے علم کی نفی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم الغیب والشہادۃ ہے مُترجمین کرام نے اِس آیت کا لفظی ترجمہ کیا ہے جس کا غلط نتیجہ ہر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں: "وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے اُنھیں چھوڑ دیا"

یہ چند مثالیں تقابلی مطالعہ کی قارئین کے سامنے پیش کی گئیں۔ اِس کے علاوہ بھی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ اِس مختصر سے مطالعہ کے بعد آپ نے ترجمہ کی اہمیّت کو محسوس کر لیا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلی بسا اوقات کسی ایک آیت کے ترجمہ کے لئے تمام مشہور تفاسیر قرآن کا مطالعہ کر کے مُناسب و موزوں ترین ترجمہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ استہزا، استویٰ اور وجہ اللہ کا کوئی موزوں ترجمہ اُردو میں نہیں کر سکے اِس لئے مجبوراً وہی الفاظ ترجمہ میں بھی برقرار رکھے۔ یہ تقابلی مطالعہ صرف اِس لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ آپ ترجمۂ قرآن کی اہمیّت کو سمجھ سکیں۔ ورنہ غیر مُناسب لفظی ترجمہ کی وجہ سے آپ کا ایمان خطرہ میں پڑ سکتا ہے یا کم از کم نیکی برباد گُناہ لازم کا اِمکان تو بہت زیادہ ہے۔ ○ رضاء المصطفےٰ اعظمی خطیب نیو میمن مسجد و مُہتمم المجدد احمد رضا اکیڈمی کراچی

حاشیہ صفحہ ۱۶ ۔ یہ عُذر تسلیم کرتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر وغیرہ کے چونکہ غیر مقلد حضرات قریب ہے جس کی وجہ سے بعض کتب (تراجم قرآن وغیرہ) میں مضمون تبدیل کر کے چھپوانے میں وہ کامیاب ہوئے۔ مگر خلیل احمد کی براہین قاطعہ، حسین علی کی تفسیر بلغتہ الحیران۔ اشرف علی کی حفظ الایمان وغیرہ کتب میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گالیاں، گُستاخیاں (بتا سکتے ہیں کہ) کس نے شامل کیں؟ اگر خیانت نہیں کی اور یقیناً نہیں کی تو قرآن و حدیث کی روشنی میں کوئی دیوبندی عالم آج تک ان کی کُفریہ عبارات سے کفر کیوں نہ ہٹا سکا؟

قارئین جس طرح خیانت کی اِس سے اندازہ لگائیں جن کتب کے خود دیوبندی مصنف ہوں گے ان میں کیا کچھ شیطانی نہ کریں گے۔ قرآن شریف کا مختصر مقابلہ مُلاحظہ کیا، شرح صدور میں عیسٰی تھانوی، کشف المحجوب میں میاں محمد طفیل مودودی نے

[ض]روری وضاحت: طوالت سے بچنے کے لیے ان کفریہ عبارتوں کے اقتباسات درج کرتا ہوں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

وہابی، دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ ١: حضور صلعم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی (اوضح البراہین) عقیدہ ٢: میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور محمد مر گئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین صفحہ ١٠) عقیدہ ٣: محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (ماخوذ حسین احمد مدنی (الشہاب الثاقب ص ٤٣) کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ٤: غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمر بچوں اور پاگلوں کو، بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے، رسول کی تخصیص نہیں۔ حوالہ کے لیے دیکھئے کتاب (حفظ الایمان صفحہ ٨، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند اور کتب خانہ اعزازیہ دیوبند عقیدہ ٥: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہلِ علم کا نہیں (تحذیر الناس صفحہ ٣، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند عقیدہ ٦: حضور نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ٢٥) عقیدہ ٧: شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (براہینِ قاطعہ ص ٥٥ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند عقیدہ ٨: نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔ (صراطِ مستقیم ص ٩٧ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند عقیدہ ٩: ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ١٣ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند عقیدہ ١٠: سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ٤٨ عقیدہ ١١: حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے۔ (تقویۃ الایمان ص ٥٢ عقیدہ ١٢: حضور علیہ السلام پر افترا باندھا کہ گویا آپ نے فرمایا: میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان ص ٥٣ عقیدہ ١٣: حضور علیہ السلام کا یومِ میلاد منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (براہینِ قاطعہ ص ١٥٢) خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے لیے اردو زبان کا علم دیوبند کے علما سے آنا بتاتے ہیں (براہینِ قاطعہ ص ٣٠: بلغۃ الحیران نامی کتاب ص ٨ میں حضور علیہ السلام کا گرنا لکھا اور اپنے لیے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔ "رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہینِ قاطعہ ص ٥٥) رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" تقویۃ الایمان ص ٥٠) یہ چند حوالے حاضر ہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ اگر یہ عقائد رکھنے والے کافر و مرتد ہیں تو ان کو مسلمان سمجھ کر نماز میں امام بنانا کیا کفر نہیں؟

نوٹ: اس طرح کے مزید عقائد دیکھنے ہوں تو "وہابی مذہب" اور "دیوبندی مذہب" نامی کتابیں مطالعہ فرمائیں۔

انعام: جن کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں اگر یہ کتب دیوبندیوں وہابیوں کی تصنیف شدہ نہ ہوئیں تو فی کتاب ایک ہزار روپے انعام۔

مشورہ: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی دس نشانیاں ارشاد فرمائیں آخری نشانی بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ وہ حرامی ہے اور آگے سزا یہ سنائی کہ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ یعنی قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتنی پر داغ دیں گے پ ٢٩ سورۂ قلم

لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ زنا سے بچیں تاکہ گستاخِ رسول پیدا نہ ہوں